غزلیں

پروفیسر حامدی کاشمیری

○

کوہ پر کالی گھٹا چھائی نہ تھی
پاس اتنی موت کی کھائی نہ تھی

کوہ آسا لہریں آکے تھم گئیں
دل سے ہونٹوں پر دُعا آئی نہ تھی

ہاتھ میں نے روکے بے ہتھیار تھے
کیا یہ سچ مچ میری پسپائی نہ تھی

میرے دست شوق کا اعجاز تھا
برق بن کر شب کو لہرائی نہ تھی

کس سے ملنے ساری بستی آگئی
مجھ سے کوئی بھی شناسائی نہ تھی

سب کے سب لب بستہ تھے، دلگیر تھے
کیا تھی یہ گر بزم آرائی نہ تھی

مسعود منزل کوہِ سبز، شالیمار، سری نگر (جموں و کشمیر)، موبائل: 7298957978

اظہر عنایتی

○

وہ پانی میں شِکارا جا رہا ہے
کہ بہتا اِک نظارہ جا رہا ہے

محبت سے اگر تُم بات کر لو
تو کیا اِس میں تمہارا جا رہا ہے

وہ جس کی کل ہوئی تھی تاج پوشی
اب اُس کا تاج اُتارا جا رہا ہے

بنائی اُس نے جس دن سے ہے دُنیا
اُسے جب سے پُکارا جا رہا ہے

یہی دستورِ بزمِ زندگی ہے
چمک کر ہر ستارہ جا رہا ہے

نئی ہر روز دے کر اِک اذیّت
ہمیں قسطوں میں مارا جا رہا ہے

غزل میراث پر بھی اب تو اظہرؔ
یہاں شب خون مارا جا رہا ہے

33 محل شاہ بی بی، مدرسہ کہنہ، رامپور، موبائل: 9412541108